Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16. B. ~~32~~ 20

16B20

شرائط پیر طریقت اور مرید بارادت کے ہین اور حقیقت تصوف اور حقیقت توکل او ذکر وعظ وغیرہ کے باحسن بیان لکھے ہین من بعد اس نادر الوجود رسالہ کا ترجمہ اردو زبان مین مجموعۂ علوم وفنون مولوی احمد علی صاحب رئیس مقام میسور نے عمدہ فرمایا اور حسب فرمایش مصنف موصوف وشوق طلبی ارباب شوق کے مقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی منشی نول کشور مین باہ فروری ۱۸۸۱ع مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۸ہجری کے حلیہ پوش انطباع ہوا خداوند کریم مقبول اہل جہان فرماوے اور اسکے پڑھنے پڑھانے والون کو فائدہ تام پہونچاوے بمنہ وکرمہ

تمت

INDIAN INSTITUTE

مصرع سال ز درقم احسن ۔ تحفۂ نیک عاشقان رب

قطعۂ تاریخ حکیم بہاء الدین صاحب فائض تخلص ساکن ہنسو

خوش ترجمۂ جناب احمد ۔ ہر علم کا ایک نہال ہی یہ
یون مصرع سال لکھدے فائض ۔ لو ترجمہ بے مثال ہی یہ

قطعۂ تاریخ سید یعقوب صاحب اسعد تخلص ساکن ہنسو

ہوا ترجمہ جب کہ باخوش مقالے ۔ رسالہ بارباب حالے وقالے
لکھی اسکی تاریخ اسعد نے بہتر ۔ ہی علم عجیبہ مضامین عالی

قطعۂ تاریخ غلام محی الدین صاحب ناگپوری سعد تخلص

عجب ترجمہ کرد استاد یکتا ۔ کتاب مضامین عالی بہ ہندی
پے سال تاریخ بنوشت خامہ ۔ کلام امام غزالی بہ ہندی

قطعۂ تاریخ غلام محمود صاحب محمود تخلص ساکن ہنسو راز حروف منقوط

ترجمہ حضرت احمد نے کیا ۔ فائدے جسمین لکھے ہین بیحد
حرف منقوط سے تاریخ کہی ۔ باعطا ترجمہ فیض ابد

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدا اور نعت مصطفی کے یہ رسالہ نادر الوجود قابل حرز جان اہل ایمان اور لائق حمائل گلوے ارباب سلوک و ایقان ہی زبان ادانی و عوالی جسکا نام ترجمۂ رسالہ امام غزالی رح ہی یہ بڑے امام وقت تھے جنکی تصنیفات سے مبسوط کتاب احیاء العلوم ہی تبحر علوم انکا اعلی درجے کا تھا جو مخاطب تھے بہ خواجہ امام حجۃ الاسلام سرغنۂ کاملین ارباب سلوک بڑے فقیہ شافعی المذہب پیدا ہوے سنہ ۴۵۰ ہجری مین اور وفات پائی شہر طوس مین روز دوشنبہ ۱۴ جمادی الاخری سنہ ۵۰۵ ہجری مین اور وہین مدفون ہوے امام موصوف نے یہ رسالہ مختص واسطے تعلیم و تلقین ایک شاگرد کے تصنیف کیا تھا جسمین مراتب سلوک کو جیسے

اہل بیت مین دعائین بہت ہین وہان سے طلب کر اور یہ دعا ہمیشہ پڑہتا رہ علی الخصوص
نمازون کے بعد اور دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ النِّعْمَۃِ تَمَامَھَا وَمِنَ الْعِصْمَۃِ
دَوَامَھَا وَمِنَ الرَّحْمَۃِ شُمُوْلَھَا وَمِنَ الْعَافِیَۃِ حُصُوْلَھَا وَمِنَ الْعَیْشِ
اَرْغَدَہٗ وَمِنَ الْعُمْرِ اَسْعَدَہٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّہٗ وَمِنَ الْاِنْعَامِ
اَعَمَّہٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَہٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَہٗ وَمِنَ الْعَمَلِ
اَصْلَحَہٗ وَمِنَ الْعِلْمِ اَنْفَعَہٗ وَمِنَ الرِّزْقِ اَوْسَعَہٗ اَللّٰھُمَّ کُنْ
لَنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالسَّعَادَتِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ
بِالزِّیَادَۃِ اَعْمَالَنَا وَاقْرِنْ بِالْعَافِیَۃِ غُدُوَّنَا وَاٰصَالَنَا وَاجْعَلْ
اِلٰی رَحْمَتِکَ مَصِیْرَنَا وَمَاٰلَنَا وَاصْبُبْ سِجَالَ عَفْوِکَ عَلٰی ذُنُوْبِنَا
وَمُنَّ عَلَیْنَا بِاِصْلَاحِ عُیُوْبِنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَفِیْ دِیْنِکَ
اِجْتِھَادَنَا وَعَلَیْکَ تَوَکُّلَنَا وَاعْتِمَادَنَا اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی نَھْجِ
الْاِسْتِقَامَۃِ وَاَعِذْنَا مِنْ مُوْجِبَاتِ النَّدَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَخَفِّفْ عَنَّا ثِقْلَ الْاَوْزَارِ وَارْزُقْنَا عِیْشَۃَ الْاَبْرَارِ وَاکْفِنَا
وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الْاَشْرَارِ وَاَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا
مِنَ النَّارِ وَالدَّیْنِ وَالْمَظَالِمِ یَا عَزِیْزُ وَیَا غَفَّارُ وَیَا کَرِیْمُ
وَیَا سَتَّارُ وَیَا حَلِیْمُ وَیَا جَبَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اٰمِیْنَ

قطعات تاریخ شاگردان مترجم

قطعۂ تاریخ محمد احسن اللہ صاحب قاضی منصور احسن تخلص

ترجمہ کردم رشدے احمد	از پے سالکان کتاب عجب

ونحو اور طب اور انکے مانند علمون مین مشغول نہوگا کیسلیے جانتا ہی تو کہ یہ علوم تیری
فریاد کو نہ پہونچینگے بلکہ مراقبۂ دل اور معرفت مین اپنی صفتون کے مشغول ہوگا اور
اسکو علاقون اور بد اخلاق سے پاک کریگا اور حق تعالی کی محبت اور نیک عملون سے
آپ کو موصوف کریگا اور عبادت مین مشغول ہوگا ای فرزند ایک کلمہ سن اور اندروے
حقیقت اسمین فکر کر اور عمل مین لا کہ البتہ خلاص ورنجات پائیگا اگر تجکو خبر دیوین
اور تجھسے کہین کہ دوسرے ہفتے تک سلطان تیرے سلام کو آئیگا جانتا ہون مین کہ
اس ہفتے مین کوئی کام مین مشغول نہوگا تو مگر وہ جو جانے کہ آنکھ سلطان کی اسپر
پڑیگی پاکیزہ اور آراستہ خوب کریگا کپڑون سے اور جو کچھ کہ ہو اب اندیشہ کرتا رہ اور جانتا
رہ کہ مین اول سے آخر تک کہتا ہون کہ تو زیرک ہی اور زیرک کو انکو اشارہ بس ہی رسول
علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ
وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ اگر چاہتا ہی تو کہ احوال دل کا
علم حاصل کرے کتاب احیا اور دوسری تصنیفون سے ہماری طلب کر اور یہ فرض عین ہی
تمام مسلمانون پر اور دیگر علوم فرض کفایہ ہین مگر اسقدر کہ حکم خدائے عزوجل کا بجالائے تو
حاصل کر جو تھا وہ جو مال دنیا کا ایک سال کی معاش سے زائد حاصل نکرے واسطے
عیال کے چنانچہ حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے راست فرمایا واسطے اپنی ازواج
مطہرات یعنی عورتون کے اللہم اجعل رزق آل محمد کفافا اور ہر حجرے کے لیے معاش
ایک سالہ ترتیب نہین فرماتے تھے مگر انکو کہ یقین قوت کا نہووے لیکن مثل عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے ترتیب فرماتے تھے نہ معاش ایک سالہ نہ معاش ایک روزہ
ای فرزند اس فصل مین وہ جو چاہا تو نے لکھا چاہیے کہ تمام کو عمل مین لاوے تو اور انکے
درمیان ہمکو اُذْکُرْنِیْ فِیْ صَالِحِ دُعَائِکَ سے نچھوڑے تو دعا کو جو چاہا تھا تو نے
دعائین صحاح مین بہت آئی ہین چاہیے کہ وہان سے حاصل کرے اور ایسا ہی طریق

بیشک اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمہاری کے اور نہ طرف تمہارے اعمال کے لیکن دیکھتا ہی طرف تمہارے دلون اور تمہاری نیتون کے ۵۲ یاد کر مجھکو دعا کے حال مین اپنی اصلاح کے

اَنْ یَعْصِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ اَرْضِہٖ چوتھی وہ جو چیز انسے ہو قبول نکرے اگرچہ جانتا ہو کہ
جو تجھکو دیتے ہین حلال ہی کس لیے کہ طمع انکے مال پر کرنی سبب فساد دین کا ہوتا ہی اور
اس سے سستی اور رعایت انکی جانب کی اور موافقت انکی ظلم کے ساتھ اور
فسق و فجور انکے سے پیدا ہوتا ہی یہ تمام بلا کی دین کی ہی اور بہت مضرت جو انسے پیدا
ہوتی ہی وہ ہی کہ انکو دوست رکھتا ہی تو اور جو کسیکو دوست رکھتا ہی چاہتا ہی کہ عمر اسکی
دراز ہو جب درازی اسکی عمر کی چاہتا ہی درازی ظلم اور خرابی عالم چاہتا ہی ہان ہان
شیطان تیری راہ نمارے اور گمراہ نکرے اور اپنے دام مین نہ لیوے اور تجھسے ایسا
کہیگا کہ بہتر ہی زر لیوے اور درویشون اور محتاجون کو دیکر راحت پہونچاوے تو جب
تو خرچ کرے خیر پر کریگا اگر وہ خرچ کریگا فسق و فجور مین خرچ کریگا شیطان نے
اس طریق سے بہتون کا خون کیا ہی اور اسکی آفتین بہت ہین اور کتاب احیا مین
کہا ہی ہمنے وہان سے طلب کر اے فرزند ان چار چیزون سے پرہیز کر کس لیے کہ
کرنے کے لائق نہین ہین لیکن وہ جو کرنی ہین وہ بھی چار ہین چاہیے کہ بجا لاوے تو اول
وہ جو ہر معاملہ تیرے اور درمیان خدائے تعالے کے ہی ایسا کر کہ اگر تیرا غلام کرے پسند
کرے تو اور روا رکھے اور آزردہ نہو اور اوس پر غصہ نکرے اور جو کچھ اپنے حق مین اپنے غلام سے پسند نکرے تو چاہیے
کہ آپ سے حقتعالی کی بندگی مین وہ پسند نکرے باآنکہ بحقیقت تو بندہ ہی نہ وہ بندہ تیرا بلکہ درم خریدہ تیرا ہی تو
بندۂ حقیقی خدائے عزوجل کا ہی کس لیے کہ پیدا کیا گیا اسکا ہی تو اور وہ آفریدگار تیرا ہی دوسرا
وہ جو معاملہ تیرے اور درمیان خلق کے ہو ایسا کرے تو کہ اگر وہ تیرے ساتھ کرین
پسند اور روا رکھے اور اس سے آزردہ نہو حدیث شریف لَا یَکْمِلُ اِیْمَانُ الْعَبْدِ
حَتّٰی یُحِبَّ لِسَائِرِ النَّاسِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ تیسرا وہ جو مطالعہ علم کا کرے مگر ایسا
علم ہو اور وہ علم پڑھے تو کہ مثلاً جانے کہ تجکو ایک ہفتہ عمر مین باقی رہا ہی تب کون علم
مشغول ہوگا سو تجکو معلوم ہی اگر تجکو معلوم ہو ہفتے سے زائد تیری عمر نہین ہی علم صرف

اور ہاے وہو سے کرین اور کپڑے پھاڑین اور غل پکار مجلس مین ڈالین تا لوگ کہین
خوش وعظ کہتا ہی یہ تمام رغبت ریا کی ہی اور یہ غفلت سے پیدا ہوتی ہی بلکہ چاہیے کہ
اس بندیمین سے ہے تو کہ خلق کو دنیا سے آخرت کی طرف بلائے اور معصیت سے
طاعت مین لگائے خواب سے ہشیار کرے سخن پرہیزگاری اور عبادت کے علم کا
کہے اور دیکھے کہ کس طرف متوجہ ہین خلاف رضا خداے تعالی کا ہی اور انکے دل کا
قبلہ کیا ہی خلاف شرع شریف مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی یا نہین اور بدخلاقی
انکی کیا ہی اور کون غالب ہی انکو اس سے پھرائے اور جسکو خوف غالب ہو رجا اور امید
کی طرف بلائے اور جس شخص کو رجا اور امید غالب ہی خوف و رستگاری کی طرف
مشغول کرے ایسا کہ جب مجلس سے اٹھین بد صفتون سے ظاہر و باطن مین کچھ
نرہے اور نیک صفتون کی طرف مائل ہون اور جس عبادت مین سست اور کاہل
ہین راغب و حریص ہون اور جس گناہ مین حریص و دلیر ہین ہراس لیوین اور بہر
وعظ جو ایسا نہو اور اسطرح پر نکہین تمام وبال اور گران ہی کہنے والے اور سننے والے
پر بلکہ کہنے والا غول ایک ہی یا کہ شیطان کہ خلق کو راہ سے پھر آتا ہی اور خونریزی انکی کرتا ہے
اور انکی ہمیشہ کی ہلاکی کرتا ہی اور خلق کو واجب ہی کہ ایسون سے بھاگے کس لیے کہ وہ
فساد جو جوانی مین انھون نے کیے ہین کوئی شیطان نکر سکیگا اور جسکو قدرت ہو اسکو منبر سے
اوتارنے کی منبر سے اوتارے اور لازم و واجب ہی اوسپر کہ اسکو نکالے کس لیے کہ یہ
امر معروف اور نہی منکر سے ہی تیسرا کوئی بادشاہ اور امیر کو سلام نکرے تو اور انکے
ساتھ آمیزش اور صحبت نرکھے بلکہ انھون کو نہ دیکھے کس لیے کہ دیکھنا اور آمیزش
انکی بہت آفتین رکھتی ہی اگر صحبت اور انکی ملاقات مین مبتلا ہوا ہی تو مداحی اور
ثنا گوئی انکی ترک کر اگر وہ تیری ملاقات کو آوین تب نکی بہی سبیل فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
يَغْضَبُ إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ وَالظَّالِمُ وَمَنْ دَعَا بِظَالِمٍ بِطُولِ الْبَقَاءِ فَقَدْ أَحَبَّ

کس لیے کہ اللہ تعالی غضب میں آتا ہے جبوقت تعریف کیا جاتا ہے کوئی بدکار اور کوئی ستمگار اور جو کوئی دعا کرتا ہے ظالم کی درازی عمر کے لیے بیشک

کچھہ انکو طاقت سننے کی نہو خواہ نخواہ کہین ہم چوتھی قسم وہ ہی کہ مسترشد ہو اور زیرک و فہیم
و عاقل ہو یعنی مغلوب غضب اور شہوت اور حسد اور حب مال و جاہ کا نہو اور طالب
راہ راست کا ہو اور سوال جو کرتا ہی تعنت کی راہ سے نہو یہ بیمار علاج پذیر ہی اگر اسکے جواب مین
عیب ڈھونڈھنا اور بدگوئی ۱۲
مشغول ہو لائق بلکہ واجب ہی دیگر واعظی اور مذکری سے پرہیز کرے جو کہتا ہی تو پہلے
آپ اسپر عمل کرے اور اس سخن سے اندیشہ کرے کہ عیسی علیہ السلام کو خطاب آیا قال اللہ
تعالی یا ابن مریم عظ نفسک فان اتعظت فعظ الناس والا فاستحی منی
پس اگر ایسا ہی کہ اس عمل مین مبتلا ہو دو چیز سے پرہیز کرے ایک تکلف سے سخن مین عبارتون
اور اشارتون اور شطحیات و طامات و اشعار وغیرہ کی کسواسطے کہ خدائے تعالی متکلفون کو
دشمن رکھتا ہی اور تکلیف حد سے گذر جاتی ہی دلالت کرتی ہی باطن کی خرابی اور غفلت دل پر
اسلیے کہ تذکیر کے معنی وہ ہین کہ ذکر عاقبت کی مصیبتون کا کرے اور تقصیر خدمت کا
خدائے عزوجل کی اور اندیشہ کرنا عمر گذشتہ اور عقبات پر جو راہ مین رکھتا ہی تا ایمان سلامت
لیجاوے اور قبضۂ ملک الموت سے اور منکر و نکیر کے جواب دینے اور قیامت کے موقفون
سے اور حساب میزان اور پل صراط وغیرہ سے اور دیگر قیامت کے ہولون سے اور
آتش کی مصیبتون سے ذکر کرے اسکو تذکیر کہتے ہین اور خلق کو ان تمام سے آگاہی
دینا اور انھون کو اپنے نفس کی تقصیر اور عیبون سے بینا کرے اور طپش ان آتشون
اور مصیبتون کا اہل مجلس کے دل مین ڈالے تا گذری مدت کا تدارک جسقدر ہو سکے
کرین اور عذر چاہین اس عمر پر جو طاعت مین نگذری ہو غم کھاوین ان تمام کا اس
طریق پر جو کہا جائے اسکو وعظ کہتے ہین اگر کسی شخص کے گھر مین لوٹ آئی ہو اور
اسکا گھر ڈوبتا ہی اور صاحب خانہ پکارتا ہی الحذر الحذر ای گھر والو دوڑو کہ لوٹ آئی اس
حال مین سخن تکلف کا عبارت سجع اور صنعت کے ساتھہ نکلے گا مثال وعظ کی خلق
کے ساتھہ یہی ہی اور دوسرا وعظ کہنے مین ارادہ نکرے تو کہ لوگ مجلس مین نعرہ مارین

کیا ہی جان کہ بندگی تین چیزین ہین ایک حفاظت کرنا حکم شرع کا دوسرا راضی رہنا
قسمت پر حق جل و علا کی تیسرا اپنے اختیار اور خواہش چھوڑنا اور اختیار او خواہش
خداوند تعالی پر خوش رہنا دوسرا پوچھا تو نے کہ توکل کیا ہی جان توکل وہ ہی کہ خدا تعالے
کو استوار جانے تو اُن وعدون پر جو کیے ہین یعنی اعتقاد رکھے جو کہ تیری قسمت
مین مقرر کیا ہی تجھکو پہونچے گا اگرچہ جہان اُسکے دفع پر کوشش کرین اور مشغول
ہون اور جو تیری قسمت مین مقرر نکیا ہی تیری جہد و کوشش اور اہل جہان کی
سعی سے بھی نہ ملے گا دوسرا پوچھا تو نے کہ اخلاص کیا ہی جان کہ اخلاص وہ
ہی تیرے کام سب خداے تعالی کے لیے ہون اور جو کام کرتا ہی دل مین خلق کیطرف
مائل نہووے اور دل تیرا خلق کی تعریف پر رغبت نکرے اور خلق کی نکوہش اور
بدگوئی سے پژمردہ نہو کس لیے کہ ریا خلق کے بزرگ رکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور
علاج ریا کا وہ ہی کہ خلق کو مسخر قدرت کی دیکھے تو اور اہل جہان کو مانند پتھرون کے
سمجھے یعنی ایسا جانے تو کہ جیسا جمادات کو قدرت اور ارادہ نہین ہی اور راحت اور
رنج پہونچا نہین سکتے ہین تمام خلائق کو ایسا ہی جانے تا ریا سے خلاص پاوے
کس لیے کہ جب تک تو خلق کو قادر اور مرید سمجھے گا ریا تجھسے نہ اوٹھے گا اے فرزند
باقی سوالات تیرے بعضے وہ ہین کہ ہماری کتابون اور تصانیف مین مسطور ہین
وہان طلب کر بعض وہ کہ لکھنا انکا حرام ہی تو وہ جو کچھ جانتا ہی اسپر عمل کر اور وہ جو نہین
جانتا ہی تجھپر کھل جائیگا اے فرزند بعد اسکے جو تجھپر مشکل ہوویگی سوائے دل کی زبان
کے مجھسے سوال مت کر قوله تعالى وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ نصیحت خضر علیہ السلام کی قبول کر قوله تعالى فَلَا تَسْأَلْنِي
عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا جلدی مت کر جب وقت پہونچے
آپ کہتے ہین اور دکھاتے ہین قوله تعالى سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ

حقیقت توکل

۵۲ یعنی تو نہ کیجیے ۱۲ پس البتہ پہنچانیے کہ تو مجھے تو مجھکو کوئی چیز سے اسوقت تک کہ تازہ کرون مین تیرے لیے ذکر کو ۱۲ ۵۳ جلد ہووے کہ دکھاؤن مین تمکو نشان اپنے پس طلب شتابی نکرو تم ۱۲

آداب مرید

چاہیے کہ پیر کو محترم رکھے ظاہر و باطن سے احترام اور بزرگی کرے اور اُسکے ساتھ قضیہ اور
انکار نکرے اور تکرار نکرے مسئلے مین اگرچہ اُسمین گمان ہوکہ اسنے خطا کی ہی اور چاہیے
کہ آگے پیر کے خود نمائی سے سجّادہ نڈالے مگر امامت کے لیے جب نماز سے فارغ ہو جائے نماز
لپیٹ لے پیر کے حضور مین نفل نماز بہت نکرے اور جوکہ پیر نے اُسپر حکم کیا ہی حسب مقدور
و استطاعت کے اُسپر چلے اور اُسکے یا غیر کے آگے سجدہ نکرے کہ کفر ہی اور شریعت کے
خلاف نکرے کہ وہ الحاد ہی اور ہر پیر جو خلاف شریعت کے کرے اور روا رکھے زندیق
ہی لیکن احترام باطن وہ ہی کہ جیسا ظاہر مین ہو باطن مین اُسکا منکر نہو گفتار و کردار مین
والا منافقی ہوگی اگر نہو سکے ترک صحبت کرے تا دل بھی موافق ظاہر کے ہو چھٹا وہ
کہ سیاست اور تنبیہ نفس کی کرے یہ اسوقت میسر ہوتی ہی کہ ہمنشین بد اور صحبت بد
سے پرہیز کرے تا شیاطین انس و جن کا ہاتھ اُسکے دل کی ولایت سے کوتاہ ہو
اور شیطانیت کی آلودگی سے پاک ہو ساتوان تمام حال مین درویشی تونگری پر
اختیار کرے کہ اصل اس راہ کی فارغ کرنا دل کا ہی محبت سے اسباب دنیا کے باوجود
اسباب دنیا کے اسکی محبت سے بالکل کم خلاص میسر ہوتا ہی پس ترک اسباب
دنیا کا موجب اسکا ہی کہ دل دنیا کی محبت سے فارغ ہو یہ سات چیز ہین کہ سالک پر

حقیقت تصوف

راہ خدای تعالی کے واجب ہین دوسرا پوچھا ہی تو نے کہ تصوف کیا ہی جان کہ تصوف
دو چیز ہین ایک راستی خدای تعالی کے ساتھ اور نیکی خلق کے ساتھ جوکہ حق تعالی کے
ساتھ راست کار اور خلق کے ساتھ نیک خو ہو وہ صوفی ہی اور راستی خدا ے تعالی
کے ساتھ وہ ہی کہ آپ کو اُسکے حکم کا فدا کرے اور نیکی خلق کے ساتھ وہ ہی کہ کسیکو
اپنی مراد پر نرکھے بلکہ آپ کو انکی مراد پر رکھے جب تک کہ مراد اُنھون کی موافق شرع
شریف کے ہو کس لیے جوکہ خلاف شرع کرتا ہی اور خلاف شرع رضا دیوے وہ
صوفی نہین اگر دعوی تصوف کا کرے مدعی اور کذّاب ہی دوسرا پوچھا تو نے کہ بندگی

البتہ سالک کو سوائے پیروی مرشد کے چارہ نہین ہے کس لیے کہ حق تعالی نے پیغمبر نکو
واسطے رہنمائی کے بھیجا اور جب حضرت مصطفی علیہ الصلوۃ والسّلام نے دنیا سے
رحلت کی اپنے نائبون کو چھوڑ آتا خلق کی رہنمائی کرین قیامت تک پس سالک کو راہ
کے سوائے پیر کے گزیر نہین ہے اور شرط پیر کی وہ ہے کہ عالم ہو لیکن ہر عالم پیری کے
لائق نہین بلکہ اہلیت اِس کام کی اُس شخص کو ہے کہ اُسکے چند نشان ہین اور ہم اختصار
اِس سے تھوڑے کہتے ہین تا ہر گشتہ یہ دعویٰ نکرے جو شخص کہ حب جاہ و مال
نرکھتا ہو اور متابعت اُس شخص کی کی ہو کہ جسکا سلسلہ برابر رسول صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم تک پہونچے اور ہر طرح کی ریاضت کھینچی ہو کم کھانے کم سونے کم کہنے اور بہت
نماز کرنے اور صدقہ بہت دینے اور روزہ بہت رکھنے سے اور حسن اخلاق اُسکی
خصلت ہو گئی ہو صبر و شکر اور توکل اور یقین تسلی اور سخاوت اور قناعت اور امانت
اور بذل یعنی بخشش مال کی اور حلم اور تواضع اور دانائی اور سچائی اور وقار اور حیا اور سکون
اور تامل اور اُنھون کے مانند صفات رکھتا ہو اور نور نورون سے محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے حاصل کیا ہو اور بد خصلتون سے مانند کبر اور بخالت اور حسد و
حرص اور طول امل اور سبکی سے پاک ہو اور علم سے متکلفون اور متعصبون کے بے
پروا ہو چنانکہ کسی شخص کے علم کا محتاج نہو مگر علم سے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم کے یہ ہین بعضے پیران طریقت کے نشانون سے جو یاد کیے گئے اور پیروی
ایسے کی کرنی صواب کی راہ ہے لیکن ایسا پیر نادر ہے ہمارے زمانے مین مدعیان بے
معنی پیدا ہوئے ہین اور لہو اور لغو پر دعوت کرتے ہین اور بعض ملحد بھی شرع شریف
کی مخالفت کے ساتھ پیری کا دعوی کرتے ہین اور پیران طریقت گوشون مین چھپے
ہوے ہین اور یہ بعض نشان دکھائے گئے کہ جسمین یہ نشان پائے جاوین تجھے
کہ وہ پیران طریقت سے ہے اگر کوئی شخص ایسے پیر کو پاوے اور وہ پیر اسکو قبول کرے

سولے شیطان اور اسکی تابعداری کے دشمن رکھنا نچاہیے پس شیطان کو دشمن رکھا مین نے
اور اسکا حکم نہ سنا اور خدای تعالی کی عبادت کی اور اسکی بزرگی کی اور جانا کہ صراط
مستقیم یہ ہی جیساکہ فرمایا قولہ تعالی اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ شفیق نے
کہا خوب کہا تونے ساتوان فائدہ وہ جو خلق جہان کو دیکھا مین نے کہ ہر شخص
قوت و معاش کی تلاش مین تھا اور بڑی کوشش کرتا تھا اور اس سبب سے حرام اور شبہات
مین گرتا تھا اور آپ کو خوار و ذلیل کرتا تھا پس اس آیت مین نظر کی مین نے قولہ تعالی
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا جانا مین نے کہ مین بھی دواب سے
ایک ہون زمین پر پس حق تعالی کی طرف مشغول ہوا مین اور جانا مین نے کہ روزی
میری پہونچاتا ہی جب ضمان کیا ہی شفیق نے کہا نیک کہا تونے آٹھوان فائدہ
وہ کہ خلق جہان کو دیکھا مین نے کہ ہر شخص نے اعتماد کیا ہی کوئی شخص اور کوئی چیز پر کوئی
مال و ملک اور پیشے اور صنعت پر پس تامل اس آیت مین کیا مین نے قولہ تعالی وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ توکل خدائے عزوجل پر کیا مین نے وَهُوَ
حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ شفیق نے کہا ای حاتم نیک کہا تونے وَفَّقَكَ اللّٰهُ تعالی
کہ مین نے توریت و انجیل و زبور و فرقان مین دیکھا یہ چار کتاب مین ان آٹھ فائدون
سے ملی ہوئی ہین جسنے ان آٹھ فائدون پر عمل کیا ان چار کتابون پر عمل کیا اس
حکایت سے معلوم ہوا کہ تجھکو علم بسیار کی حاجت نہین اب سخن کہتے ہین ہم اور وہ
جو سالک پر راہ خدا کے واجب ہی کہتے ہین ہم پانچوان پیر مربی ہو اور مرشد کہ وہ رہنمائی
کرے اور بد اخلاقی اس سے نکالے اور نیک اخلاق سکھاوے اور تربیت کے معنی
یہ ہین کہ مانند دھنگر کے جو تربیت غلے کی کرتا ہی عمل مین لاوے گھاس جو زائد ہو اکھاڑتا
ہی اور پتھر ڈھیلا کر بھی نکال دیتا ہی بعد و غلے کو پانی دیتا ہی اور پالتا ہی وہ خوب ہوتا ہی پس

اسکی برنہ لایا جب طاعت حق تعالی مین آرام لیا شفیق نے کہا بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ
تیسرا فائدہ وہ ہی جب اہل جہان کو دیکھا مین نے ہر ایک سعی اور کوشش سے مال
دنیا کا حاصل کر کے اس سے خوش تھا کہ مین نے کچھہ چیز حاصل کی ہی پس اس آیت
مین نظر کی مین نے قولہ تعالی مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ پس حاصل کیا
ہوا میرے چند برسون کا جمع کر کے راہ حق تعالی مین دیا اور امانت حق تعالی کو سونپی
تا اسکے حضور مین باقی رہے اور میری راہ آخرت کا توشہ ہو شفیق نے کہا نیک کہا تو نے
چوتھا فائدہ وہ ہی کہ اہل جہان کو دیکھا مین نے کہ سمجھتے ہین عزت آدمی کی دوستون کے
زیادہ ہونے مین ہی پس ایک قوم نے اس سے فخر کیا اور ایک ٹولی سمجھتی ہی کہ شرف
آدمی کا مال کی زیادتی مین ہی اور فرزندون کی کثرت مین پھر اسپر فخر کیا اور بعضون نے
گمان کیا عزت اور شرف آدمی کا غصہ کرنے اور مارنے اور مار ڈالنے اور خون بہانے
مین ہی اسپر افتخار کیا پس اس آیت مین نظر کی مین نے قولہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ جانا مین نے کہ قرآن مجید حق ہی اور خلق کی پندار اور گمان خطا ہی پس تقوی
اختیار کیا مین نے تا نزدیک حق تعالی کے کریمون سے رہون مین شفیق نے کہا آفرین
اے حاتم پانچوان فائدہ وہ ہی کہ جب خلق کو دیکھا مین نے کہ ایک دوسرے کو ملامت
کرتا تھا دیکھا مین نے تمام حسد سے تھا جو ایک دوسرے سے بیر رکھتے تھے بسبب مرتبے
اور علم کے پس اس آیت مین نظر کی مین نے قولہ تعالی نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَہُمْ مَعِیْشَتَہُمْ
فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا جانا مین نے کہ یہ قسمت ازل مین لکھی ہی اور کسیکو اسمین اختیار نہین
ہی پس کسی بندے پر حسد نکیا مین نے اور حق تعالی کی قسمت پر راضی رہا مین شفیق نے
کہا اے حاتم بہت خوب کیا چھٹا فائدہ وہ ہی کہ خلق کو دیکھا مین نے کہ ایک دوسرے کو
بسبب کسی غرض کے دشمن رکھتا تھا پس اس آیت مین نظر کی مین نے قولہ تعالی
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا جانا مین نے کہ قرآن مجید حق ہی

اپنی ہمین لکھی آور بھی علم اولین وآخرین کو اسمین پایا مین نے اور وہ حدیث شریف
یہ ہے اِعْمَلْ لِدُنْیَاکَ بِقَدْرِ مَقَامِکَ فِیْہَا اِعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ بِقَدْرِ بَقَائِکَ
فِیْہَا وَاعْمَلْ لِلّٰہِ بِقَدْرِ حَاجَتِکَ اِلَیْہِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِکَ عَلَیْہَا
ای فرزند اس حدیث شریف سے تجھکو معلوم ہوا کہ تجھکو بہت علم کی حاجت نہین ہی اور
بہت علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے نہ فرض عین سے اور اس حکایت مین تامل کر تا
تجھکو یقین ہووے لائے ہین کہ حاتم اصم شاگردون اور مریدون سے شفیق بلخی
کے تھے رحمۃ اللہ علیہما شفیق نے ایک دن اس سے کہا ای حاتم تو کتنی مدت سے
میری صحبت مین ہو اسنے کہا تینتیس ۳۳ سال سے کہا اس مدت مین کیا علم حاصل کیا اور کیا
مجھسے فائدہ لیا کہا آٹھ فائدے حاصل کیے مین نے اور علم سے سوائے ان آٹھ فائدون
کے حاصل کیا شفیق نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ای حاتم تمام عمر سے جو تیری
واسطے آخر کی مین نے میرے علم سے اسیقدر فائدہ حاصل کیا ہی کہا ای شیخ اگر راست
چاہتا ہی جو حاصل ہی اس سے زیادہ نہین چاہتا ہون کسلیے کہ مجھے یقین ہی چھٹکار
میری دو جہان مین ان آٹھ فائدون سے حاصل ہی شفیق نے کہا بول وہ کیا ہین
کہا پہلا فائدہ یہ کہ جہان والون کو دیکھا مین نے ہر شخص نے ایک محبوب اختیار کیا ہی
اور وہ معشوق کسیکے ساتھ مرض موت تک اور کسیکے ساتھ لب گور تک ہی اور وہانسے واپس
ہوتا ہی پس اندیشہ کیا مین نے ایسا محبوب حاصل کرون کہ گور مین رفیق ہو پس سمجھا کہ
وہ عمل نیک ہی اور اختیار کیا اسکو شفیق نے کہا آفرین خوب کیا اور کہا تو نے دوسرا
فائدہ یہ کہ اہل جہان کو دیکھا مین نے تمام پیرو نفس اور ہوا کے اس آیت مین اندیشہ
کیا مین نے قولہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی
فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی یقین جانا مین نے کہ قرآن شریف حق ہی نفس کے خلاف پر
کام کیا مین نے اور مجاہدہ پر کمر باندھی اور اسکو کوشش کے جوشن مین رکھا اور کوئی آرزو

مجاہدات سے قطع کرنا ہوسکتا ہی اور حرص و شہوت اور حلق اپنا مجاہدون کی شمشیر سے کاٹنا
نہ طامات و ترہات اڑانا باریک باتین اور تاریک وقات پسندیدہ نہو وے زبان مطلق
اور دل شہوتون سے متعلق نشان شقاوت کا ہی جب تک خواہش او نفس مجاہدون سے
مقہور اور حاجز شرع شریف کا نہو دل معرفت کے نور سے زندہ نہو گا ای فرزند
چند مسئلے پوچھے ہین تو نے بعض انھون سے ایسے ہین لکھنا اور کہنا انکا لایق نہین
اگر اس مرتبے کو پہونچے گا جانے گا اور نہ پہونچے نہ جانے جاننا اسکا مستحیلات سے
ہی اسلیے کہ یہ ذوقی ہین اور جو کچھہ ذوقی ہو وہ کہنے اور لکھنے کو راست نہین آتا ہی
شیرینی اور کڑواہٹ کو کوئی شخص چاہے کہ پڑھنے اور لکھنے مین لائے البتہ نہو سکے
ای فرزند اگر عنین کسیکو خط لکھے کہ لذت مجامعت کی کیا ہی اور وہ جواب مین لکھے گا کہ یہ
ذوق ایک ہی اگر وہان پہونچے پائے تو وہ لکھنے اور کہنے کو راست نہین آتا ہی ای
فرزند تیرے سوالات بھی بعضے ویسے ہی ہین لیکن اسقدر کہ کہنے اور لکھنے مین آسکین
کتاب احیاء العلوم اور دوسری تصنیفون مین ہمنے لکھے ہین وہان سے طلب کر لیکن یہان
کچھہ اشارہ کیا جاتا ہی پوچھا ہی تو نے کہ راہ حق تعالی کے سالکون پر کیا واجب ہی جان پہلی
چیز جو واجب ہی پاک اعتقاد ہی ایسا کہ اسمین کچھہ بدعت نہو دوسری توبہ نصوح کہ جسمین
کچھہ چوک نہو تیسری چیز دشمن کو خوش کرنا ایسا کہ کوئی مخلوق کا اسپر حق نہو چوتھا علم
شریعت اسقدر حاصل کرنا کہ حکم حق تعالی کا اس سے ادا کر سکے اور گناہ سے باز رہے
اور علم شریعت اس سے زاید اسپر واجب نہین اور دیگر علمون سے اسقدر جانے کہ نجات
اور چھٹکارا اسکا اسمین ہو اور یہ بات تجھکو ایک حکایت سے معلوم ہوتی ہی حکایت مشائخ
مین لائے ہین شبلی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ چار سو استاد کی مین نے خدمت
کی اور چار سو حدیثین پڑھین اور انسے ایک حدیث شریف اختیار کی اور عمل کرتا تھا اور
دوسرونکو چھوڑا مین نے کسلیے کہ ایک حدیث مین تامل کیا مین نے او چار ... نجات

بیان واجبات سالک

کہتا تھا یَا بُنَیَّ لَا تَکُوْنَنَّ الدِّیْکُ اَکْیَسَ مِنْکَ یُنَادِیْ بِالْاَسْحَارِ وَاَنْتَ نَائِمًا
اور کیا نیک اور لائق یہ بات کہی ہو **شعر** لَقَدْ ہَتَفَتْ فِیْ جُنْحِ لَیْلٍ حَمَامَۃٌ عَلٰی فَنَنٍ وَہْنًا
وَاِنِّیْ لَنَائِمٌ + کَذَبْتُ وَبَیْتِ اللّٰہِ لَوْ کُنْتُ عَاشِقًا لَمَا سَبَقَتْنِیْ بِالْبُکَاءِ
الْحَمَائِمُ + وَاَزْعَمُ اِنِّیْ ہَائِمٌ ذُوْ صَبَابَۃٍ لِرَبِّیْ وَلَا اَبْکِیْ وَتَبْکِی الْبَہَائِمُ

ای فرزند خلاصہ نصیحت کا وہ ہی کہ جانے تو کہ طاعت و عبادت خود کیا ہی عبادت متابعت شارع ہی صلوات اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم حکمون مین اور ممنوعات مین قول و فعل مین بھی یعنی وہ جو کرتا ہی تو اور نہین کرتا ہی تو اور وہ جو کہتا ہی اور نہین کہتا ہی تو اگر تو ایک کام کرے کہ صورت عبادت کی رکھتا ہو اور اُسکا حکم نہو وہ عبادت نہین ہی بلکہ گناہ ہی اگرچہ نماز اور روزہ بھی ہو نہین دیکھتا ہی تو کہ کوئی شخص عید کے دنون اور ایام تشریق مین روزہ رکھے گنہگار ہوگا باوجود اسکے کہ عبادت کی صورت رکھتا ہی لیکن جب حکم سے نکرے عاصی ہوتا ہی اور ایسا ہی کوئی شخص مکروہ وقتون مین اور غصب کیے گیے مقامون مین نماز کرے مجرم ہوتا ہی اگرچہ صورت عبادت کی رکھتا ہی کس لیے کہ حکم سے نہین کرتا ہی اور کوئی شخص اپنی حلال عورت کے ساتھ خوش طبعی کرتا ہی اجر پاتا ہی اگرچہ صورت کھیل کی رکھتا ہی کس لیے کہ یہ بازی حکم سے ہی پس معلوم ہوا کہ عبادت فرمان برداری ہی نہ فقط نماز اور روزہ کس لیے کہ نماز اور روزہ اُسوقت عبادت ہوتا ہی کہ حکم سے کرتا ہی پس ای فرزند چاہیے کہ احوال اور اقوال تیرے موافق فرمان اور شریعت کے ہوں کس لیے کہ علم و عمل خلق کا بغیر فتوی مصطفی علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی ضلالت ہی اور سبب دوری کا ہی حق تعالی سے اسی سبب سے ہی کہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اگلے عملون کو رد فرمایا اور منسوخ کیا چاہیے کہ بے حکم دم نہ مارے تو اور یقین کرنے والا ہووے کہ خدای تعالی کی راہ ان علمون سے کہ تو نے تحصیل کیے ہین جانے نہین ہو سکتا ہی اور ایسا ہی رسمی شطحیات اور طامات و ترہات صوفیانہ سے نہو سکے بلکہ یہ راہ

ای میرے لڑکے نہین لائق ہو کہ مرغ زیرک تجھسے ہو کہ وہ منادی کرتا ہو راتون کو اور تو خواب مین ہو ۱۲
بدرستیکہ بانگ ماری فاختہ نے شاخ پر نرمی کے ساتھ اس حال مین کہ مین سوتا تھا جھوٹ لاف مارا مین نے

امنیۃ اھل النار حین یقول لاھل الجنۃ ان افیضوا علینا من الماء
ای فرزند تجھکو علم فقط اگر بس ہوتا ھل من سائل ھل من تائب ھل من مستغفر
بیکار ہوتا کس لیے کہ صحیح حدیثون مین آیا ہو کہ جب آدھی رات گذرے اور خلق سووین خداوند سبحانہ تعالی
آپ ندا کرتا ہو ھل من سائل ھل من تائب ھل من مستغفر یا ھل من سائل کی
ندا سحرگاہ سلیے ہی کہ قولہ تعالی کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون
و بالاسحار ھم یستغفرون نقل ہی کہ ایک روز ایک جماعت صحابہ سے
خدمت شریف مین رسول علیہ السلام کی ذکر خیر عبد اللہ بن عمر کا کرتے تھے
رسول صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا نعم الرجل ھو لو یصلی
فی اللیل لا تکثر النوم باللیل فان کثرۃ النوم باللیل تدع
صاحبہ فقیرا یوم القیامۃ ای فرزند قولہ تعالی ومن اللیل فتھجد بہ
نافلۃ لک امر ہی و بالاسحار ھم یستغفرون شکر ہی والمستغفرین
بالاسحار ذکر ہی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین حدیث شریف ثلثۃ اصوات
یحبھا اللہ تعالی صوت الدیک وصوت الذی یقرء القرآن وصوت المستغفرین
بالاسحار اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین ان اللہ تعالی ریحا تھب
وقت الاسحار تحمل الاذکار والاستغفار الی الملک الجبار وایضا قال اذا
کان اول اللیل نادی مناد من تحت العرش الا لیقم العابدون فیقومون
فیصلون ما شاء اللہ ثم ینادی مناد فی شطر اللیل الا لیقم القانتون فیقومون
فیصلون الی السحر فاذا کان السحر ینادی مناد الا لیقم
المستغفرون فیقومون فیستغفرون فاذا طلع الفجر نادی
مناد الا لیقم الغافلون فیقومون من فرشھم کالموتی نشروا من
قبورھم ای فرزند لقمان کی وصیتون مین آیا ہو کہ اپنے فرزند کو وصیت کرتا تھا اور

اور فرماتے ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُجْزِيٌّ بِهٖ تجھکو علم کلام وخلاف وطب ودواوین واشعار ونجوم ونحو وصرف وغیرہ سے کیا فائدہ ہوگا اور کیا حاصل سوائے ضائع کرنے عمر کے قسم جلال اور قدر ذوالجلال کی انجیل مین دیکھا مین نے اسوقت سے کہ مردے کو جنازے مین رکھتے ہین اسوقت تک کہ لب گور پہونچے خدائے تعالی اپنی خودی سے چالیس سوال اس سے کرتا ہی پہلا سوال یہ ہی عَبْدِيْ قَدْ طَهَّرْتَ مَنْظَرَ الْخَلْقِ سِنِيْنَ هَلْ طَهَّرْتَ مَنْظَرِيْ سَاعَةً ای فرزند ہر روز تیرے دل سے ندا کرتا ہی مَا تَصْنَعُ بِغَيْرِيْ وَاَنْتَ مَحْفُوْفٌ بِخَيْرِيْ ای فرزند علم بے عمل دیوانگی ہی اور عمل بے علم بیگانگی ہی علم جو تجھکو آج گناہوں سے باز نرکھے اور عبادت مین نہ لگاوے کل بھی تجھکو دوزخ کی آتش سے باز نرکھیگا اگر آج کا روز عمل نکرے اور بدلے گذرے وقت کا نکرے کل قیامت مین کہیگا قولہ تعالی فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا تب تجھسے کہین ای احمق تو خود وہان سے آتا ہی ای فرزند ہمت جان سے کرنا چاہیے اور شکست نفس وتن کو دینا چاہیے کہ منزل تیری قبرستان ہی وہ قوم جو اس منزل مین ہی لحظہ بلحظہ منتظر تیری ہی جب آگے انکے جائے ہرگز بے توشہ نجائے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین هٰذِهِ الْاَجْسَادُ قَفَصُ الطُّيُوْرِ وَاِصْطَبْلُ الدَّوَابِّ فکر کر جب ندائے ارجعی سنے تو بلند جا ہیوے اور پرواز کرے کہ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور اگر عیاذا باللہ چہار پایون سے ہی قولہ تعالی اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یقین جان کہ اسباب زاویہ سے ہاویہ کو لیجاویگا نقل ہی کہ حسن بصری کو ایک وقت شربت آب سرد کا دیا گیا تھا ہوئے آپ نے قدح لیا آہ کھینچی بیخود ہوئے جب ہوش مین آئے قدح ہاتھ سے گر پڑا پوچھا کسی نے کہ تمھین کیا ہوا کہا ذکرت

مین بھی کہتا ہون تحقیق پہونچتا ہی ولیکن کب پہونچے کہ بہت کام درپیش ہین جب تک
کہ پہونچے ای فرزند یقین جان تا کام نکرے مزدوری نہ پاوے ایک شخص بنی اسرائیل
سے برسون عبادت کرتا تھا باری تعالی نے چاہا خلوص یعنی سچائی اسکی ملائکون پر
ظاہر کرے ایک ملک کو بھیجا کہ اسکو کہے کہان تک یہ کوشش کرے کہ تو دوزخی ہوگا
وہ فرشتہ آیا اور وہ پیغام دیا اسنے کہا مجکو بندگی سے کام ہی خدائی کا وہ مختار ہی
وہ فرشتہ حضور حق تعالی مین گیا اور کہا کہ الٰہی تو عالم الغیب ہی اور جانتا ہی جو اس بندے
نے کہا حضور سے خطاب آیا کہ وہ لئیمی کے ساتھ ہمسے نہین پھرتا ہم کریمی سے
بھی نہ پھرینگے اِشْهَدُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ ای فرزند مصطفی
صلوات الرحمن علیہ کیا فرماتے ہین حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْا قَبْلَ
اَنْ تُوْزَنُوْا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہین مَنْ ظَنَّ اِنَّهٗ
بِدُوْنِ الْجُهْدِ یَصِلُ اِلَی الْجَنَّةِ فَهُوَ مُتَمَنٍّ وَمَنْ ظَنَّ اِنَّهٗ بِبَذْلِ الْجُهْدِ
یَصِلُ فَهُوَ مُتَعَنٍّ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہین طَلَبُ الْجَنَّةِ
بِلَا عَمَلٍ ذَنْبٌ مِنَ الذُّنُوْبِ ایک اور بزرگ کہتے ہین اَلْحَقِیْقَةُ تَرْكُ مُلَاحَظَةِ
الْعَمَلِ لَا تَرْكُ الْعَمَلِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہتر اور پاکیزہ سب سے
فرماتے ہین اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْاَحْمَقُ
مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ ای فرزند کوشش سے راتین زندہ
رکھین تو نے علم کی تکرار و مطالعہ مین نہین جانتا ہین سبب تیرا کیا ہی اگر غرض تیری
اس سے حرص دنیا کی اور حاصل کرنا منصبون اور فخر دوستون پر ہی فَوَیْلٌ لَكَ
ثُمَّ وَیْلٌ لَكَ اگر غرض تیری زندہ کرنا شریعت شریف اور دین محمدی اور آرایش اسکی
اخلاق کی ہی فَطُوْبٰی لَكَ ثُمَّ طُوْبٰی لَكَ وَلَقَدْ صَدَقَ مَنْ قَالَ شعر
سَهَرُ الْعُیُوْنِ بِغَیْرِ وَجْهِكَ ضَائِعٌ + وَبُکَاؤُهُنَّ لِغَیْرِ فَقْدِكَ بَاطِلٌ +

جانے اور ایک پر بھی عمل نکرے کچھ فائدہ نہوگا دوسری مثال اگر کوئی شخص بیمار صفرا کا ہو اور جانے کہ اُسکو سکنجبین فائدہ دے اور بیماری نکال دیگی اُسکو نکھائے گیا فقط جاننا اسکا فائدہ بیماری نکلنے کا دیگا تو جانتا ہی کہ ندیگا جب تک اُسکو نہ کھائے شعر گرمی و ہزار رطل ازو بپائی + تا می نخوری نباشد شیدائی + علم بہت حاصل کرنا اور کتابین رکھنا اور اُسپر عمل نکرنا فائدہ ندیگا ای فرزند جب تک آپ کو عمل نیک پر مستعد اور لائق رحمت حق تعالی کا نکرے خدائے عزوجل تجھکو نہ پہونچے دلیل قرآن سے سُن وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ای فرزند تو مدام پڑھا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہی اسمین دوسری آیتین کیا کہتی ہین فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا دوسری جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تیسری إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا چوتھی إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور اس حدیث مین کیا کہتے ہین بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا دوسری الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ اسکی دلیل اس سے زائد ہی کہ کوئی شمار کر سکے اگر تیرے دل مین آوے کہ مین کہون کہ بندہ اپنے فعل سے بہشت مین جائیگا نہ رحمت سے حق تعالی کی پس تو بات کو میری نہ سمجھا پس جان کہ مین ایسا نہین کہتا ہون بلکہ کہتا ہون بندہ فضل و کرم و رحمت سے خدائے تعالی کی بہشت مین پہونچتا ہی مگر جب تک آپکو طاعت و عبادت سے لائق رحمت کا نکرے رحمت اُسکو نہ پہونچے مین نہین حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ جب رحمت اُسکو نہ پہونچے وہ بہشت مین نہ پہونچے اور اگر کوئی کہے بمجرد ایمان بہشت مین پہونچے

نصیحتون سے تجھکو کچھ پہونچے میری نصیحتون کی کیا حاجت ای فرزند جملہ نصیحتون سے
جو آن حضرت نے عالمیون کو لکھین ایک یہ حدیث شریف ہی عَلَامَۃُ اِعْرَاضِ اللّٰہِ
تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ وَاِنِ امْرَءٌ ذَھَبَتْ سَاعَۃٌ مِّنْ
عُمْرِہٖ فِیْ غَیْرِ مَا خُلِقَ لَہٗ لَحَرِیٌّ اَنْ یَّطُوْلَ عَلَیْہِ حَسْرَتُہٗ وَمَنْ جَاوَزَ
الْاَرْبَعِیْنَ وَلَمْ یَغْلِبْ خَیْرُہٗ شَرَّہٗ فَلْیَتَجَھَّزْ اِلَی النَّارِ جہانیون کو یہ نصیحت
اور موعظت بس ہی ای فرزند نصیحت کرنی آسان ہی لیکن دشوار قبول کرنا اور عمل کرنا
ہی کس لیے کہ نصیحت کا لقمہ ہوا پرستون کے حلق مین کڑوا ہی اور منہیات محبوب ہین
خصوص اُس شخص کو جو علوم رسمی اور فضل و ہنر دنیاوی کی طرف مشغول ہی چونکہ طالب علم
سمجھتا ہی کہ علم فقط وسیلہ اُسکا ہوگا اور اُسکی نجات تحصیل علم مین ہی اور عمل سے بے پرواہی
یہ اعتقاد بد اور مذہب فلاسفہ کا ہی سبحان اللہ العظیم آخر اسقدر سمجھتا ہی کہ جب علم حاصل
کیا اور اُسپر عمل نکیا حجت اسپر موکد ہوگی اور خبر نہین رکھتا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم فرماتے ہین اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْہُ
اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ اور مشائخ کے کلام مین لائے ہین کہ ایک نے جنید کو پوچھا قدس اللہ
روحہ بعد وفات اونکے کہ کیا ہی حال جنید نے جواب دیا پیچھے پڑین عبارتین اور نابود
ہوئین اشارتین اور کام پر نہ آیا کچھ ہمکو مگر چند رکعت نماز کہ آدھی رات کو گذارین ہین
شعر ازان بہ تیرگی شب خوشم کہ مجنون را + سیاہ خیمۂ لیلی بود دل شبہا + ای فرزند
اعمال سے مفلس اور احوال و معانی سے خالی رہنا نچاہیے اور یقین جانے کہ فقط علم
دستگیری نکریگا اور تجھکو یہ ایک مثال سے معلوم ہوگا کہ اگر کوئی شخص جنگل مین جاتا
ہی اور اسکے ساتھ شمشیر ہندی اور تیر وکمان اور دوسرے ہتھیار ہون اور وہ فن محاربہ
سے واقف بھی ہی یکبیک اسپر ایک باگھ آگرے کیا بغیر مارنے اور عمل کرنے کے فقط
علم تیر وغیرہ سے اسکو ہانک دے سکیگا یہ ممکن نہین ایسا ہی جان تو کہ اگر کوئی لاکھ مسئلے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاہرین بعدہ ظاہر ہو کہ ایک شاگردون سے خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد ابن الغزالی قدس سرہ العزیز کے کہ جسنے برسون اُنکی خدمت مین تحصیل کرکے ہر علم سے فائدہ اُٹھایا تھا ایک روز اندیشہ کیا کہ مین نے برسون محنت اوٹھائی اور تحصیل علم کی نہین جانتا ہون کہ کون علم فائدہ دے اور قبر مین دستگیری کرے اور عرصات مین فریاد کو پہونچے اور کون بیفائدہ ہی تا اُس سے پرہیز کرون اور دور رہون جیسا کہ فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ من علم لا ینفع تھوڑی مدت اس فکر مین تھا پھر بطور استفتا جناب امام موصوف غزالی کو حال لکھا اور التماس نصیحت و دعا کی اور تھوڑے مسئلے پوچھے اور یہ بھی لکھا کہ اگرچہ مولانا کی جواب مین بہت کتابین ہین لیکن ضعیف مختصر چاہتا ہے کہ ہر روز اسکو پڑھتا رہے اور عمل مین لاتا رہے آپ نے جواب ان سب کے لکھے کہ جان ای عزیز فرزند و ای دوست مخلص اطال اللہ بقاءک فی طاعتہ وسلک لک طریق احبابہ کہ فرمان نصیحتون کا خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لکھتے ہین اور فرماتے ہین اگر ان

Resalu Khoolusa Emani Mohummed

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع کن فکان و فضل خلاق زمین و زمان

ترجمہ رسالۂ غرا خلاصہ علم سلوک جو تصنیفات حضرت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی سے ہے مشہور

امام محمد غزالی
تصنیف
رسالۂ خلاصہ

سبحان اللہ اس رسالہ ...

جسکو نفع عام کے لیے مجمع کمالات علمی مولوی احمد علی صاحب رئیس قصبۂ سیسور نے اردو ترجمہ فرمایا بفوائد مصنف

بمطبع نامی منشی نولکشور مین بزیور طبع مزین ہوا

Khulāṣah-ĕ-taṣānīf-ĕ-Imām Muḥammad Gazzālī

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.